از عدالت الاعظمیٰ

دی فسٹ نیشنل سٹی بینک

بنام

دی کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی

(جے۔ایل۔کپور، ایم۔ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز)

کاروباری منافع ٹیکس۔"غیر منقسم منافع"، اگر لفظ "ذخائر" کے اندر آتا ہے۔کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ، 1947 (XXI آف 1947)، شیڈول II، قاعدہ 2(1)۔

اپیل کنندہ، ایک غیر رہائشی بینکر ہے جسے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے نیشنل بینک ایکٹ کے تحت امریکہ میں اس کے ہیڈ آفس کے ساتھ شامل کیا گیا تھا، اس کا جائزہ بزنس پرافٹ ٹیکس ایکٹ، 1947 کے تحت لیا گیا تھا۔ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ٹریژری رولز اور نیشنل بینکنگ ایسوسی ایشن کی طرف سے شرائط کی رپورٹوں کی تیاری کے لیے ہدایات کے تحت ریاستہائے متحدہ کے نظر ثانی شدہ قانون کے دفعہ 5211 کے تحت کچھ رقوم خاص طور پر مختص کی جاتی تھیں، اور اپیل کنندہ بینک کو "غیر منقسم منافع" کے عنوان کے تحت ایک مخصوص رقم رکھنے کی ضرورت تھی اور یہ سرمائے کے ڈھانچے کا ایک لازمی حصہ تھا۔اس فنڈ کے وجود کی وجہ یہ تھی کہ جب اس عمل کے مطابق نقصانات ہوتے ہیں تو ان سے "غیر منقسم منافع" یعنی بینک کے کاروبار میں مسلسل استعمال کے لیے اخراجات اور ٹیکس وغیرہ کی فراہمی کے بعد الگ کیے گئے منافع کے خلاف معاوضہ لیا جا سکتا ہے، اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ "تخفیف" کے مقصد کے لیے رقم کی گنتی میں وہ "غیر منقسم منافع" کو شامل کرنے کا حقدار ہے جو لفظ "ذخائر" کے اندر آتا ہے۔

سوال یہ تھا کہ کیا "غیر منقسم منافع" کے طور پر دکھائی گئی بڑی رقم ذخائر کا حصہ تھی۔

یہ مانا گیا کہ "غیر منقسم منافع" کے طور پر نامزد رقم ذخائر کا ایک حصہ تھی اور کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ 1947 کے شیڈول II کے قاعدہ 2(1) کے تحت سرمائے اور ذخائر کا حساب لگاتے وقت اسے مدنظر رکھنا تھا۔

دیوانی اپیل کا حد اختیار : دیوانی اپیل نمبر 315/1958۔

بمبئی ہائی کورٹ کے آئی۔ٹی۔آر۔ زیر نمبر 34/1956 میں 5 فروری 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے آر۔ جے۔ کولہ اور آئی۔ این۔ شارف۔ جواب دہندہ کی طرف سے اے۔ این۔ کرپال اور ڈی۔ گپتا۔

6 جنوری 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس کپور ــــ یہ 1956 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 34 میں بمبئی میں عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل ہے۔ اپیل کنندہ ایک غیر رہائشی بینک ہے جسے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نیشنل بینک ایکٹ کے تحت شامل کیا گیا ہے جس کا صدر دفتر اس ملک میں ہے اور اس کی شاخیں ہندوستان میں کچھ شاخوں سمیت پوری دنیا میں ہیں۔ اس کا اندازہ بزنس پرافٹ ٹیکس ایکٹ (ایکٹ XXI آف 1947) کے تحت کیا گیا تھا، جسے اس کے بعد قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار کے حوالے سے "ایکٹ" کہا جاتا ہے:-

1-4-1946 سے 24-12-1946،

25-12-1946 سے 24-12-1947،

25-12-1947 سے 23-12-1948، اور

24-12-1948 سے 31-3-1949

تک اور اس اپیل میں فیصلے کے لیے واحد سوال ایکٹ کے شیڈول 2 کے رول 2(1) میں لفظ "ریزرو" کا معنی ہے اور ایکٹ کے تحت "تخفیف" کی اجازت دینے کے مقصد سے مذکورہ بالا قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار کے دوران اپیل کنندہ کے سرمائے کا حساب کیسے لگانا ہے۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ تخفیف کے مقصد کے لیے رقم کی گنتی میں، وہ اس چیز کو شامل کرنے کا حقدار ہے جسے ریاستہائے متحدہ میں "غیر منقسم منافع" کہا جاتا ہے، یہ دلیل یہ ہے کہ یہ آئٹم ایکٹ کے شیڈول II کے رول 2(1) میں "ریزرو" لفظ کے اندر آتا ہے جو فراہم کرتا ہے:

"جہاں کمپنی وہ ہے جس پر شیڈول I کا قاعدہ 3 لاگو ہوتا ہے، اس کا سرمایہ اس کے ادا شدہ حصص کے سرمائے اور اس کے حصص کی رقم کا مجموعہ ہوگا۔ جہاں تک انہیں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922) کے مقصد کے لیے کمپنی کے منافع کا حساب لگانے کی اجازت نہیں دی گئی ہے، اس کی سرمایہ کاری یا دیگر جائیداد کی لاگت سے کم ہونے والی آمدنی جس سے منافع میں شامل نہیں ہے، جہاں تک کہ وہ لاگت اس کی طرف سے ادھار لی گئی رقم کے لیے کسی قرض سے زیادہ ہے۔

تمام سالوں کی تفصیلات دینا ضروری نہیں ہے؛ لیکن یہ ایک مثال کے طور پر کافی ہوگا اگر ہم خود کو 31 دسمبر 1946 کو بیلنس شیٹ میں "غیر منقسم منافع" تک محدود رکھیں، جس میں متعلقہ اندراجات مندرجہ ذیل تھے:

کیپٹل	------	ڈالر 77,500,000.00
سرپلس	------	ڈالر 152,500,000.00
غیر منقسم منافع	------	ڈالر 29,534,614.21

14 جنوری 1947 کی ڈائریکٹرز کی رپورٹ درج ذیل تھی:

"سال کے آخر میں، غیر منقسم منافع سے ڈالر 10,000,000 کی منتقلی سے بینک کا سرمایہ ڈالر 77,500,000 سرپلس سے بڑھ کر ڈالر 152,500,000 ہو گیا ہے۔ اس منتقلی کے بعد غیر منقسم منافع ڈالر 29,534,614 ہے جو ایک سال پہلے کے مقابلے میں 240,376 ڈالر کا اضافہ ہے۔ ٹرسٹ کمپنی کے پاس ڈالر کا سرمایہ 10,000,000 ڈالر کا سرپلس 10,000,000 اور ڈالر کا غیر منقسم منافع 8,097,020 ہے۔ اس طرح دونوں ادارے کل سرمایہ فنڈز ظاہر کرتے ہیں، یعنی کیپٹل، سرپلس اور ڈالر 287,631,634 یا ڈالر 3946 فی حصص کا غیر منقسم منافع جبکہ 1945 کے آخر میں ڈالر 6044 فی حصص تھا۔

1948 کی بیلنس شیٹ کے مطابق، 1939 کے بعد سے کیپٹل فنڈز سال 1948 میں 169,768 ہزار ڈالر سے بڑھ کر 320,795 ہزار ڈالر ہو گئے تھے اور "سرپلس" کے ساتھ ساتھ "غیر منقسم منافع" دونوں میں ترقی پسند اضافہ ہوا تھا، سابقہ 62,500 ہزار ڈالر سے بڑھ کر 182,500 ہزار ڈالر اور مؤخر الذکر 19,768 ہزار ڈالر سے بڑھ کر 50,795 ہزار ڈالر ہو گیا۔ اس معاملے میں سوال یہ ہے کہ کیا "غیر منقسم منافع" کے طور پر دکھائی جانے والی یہ بڑی رقم ذخائر کا ایک حصہ ہے یا منافع اور نقصان کھاتے کے بیلنس میں اکاؤنٹ کے ایک سال کے اختتام پر آگے کی جانے والی غیر مختص رقم کے مساوی ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔ یہ 20,534 ڈالر، 614.21 اور دیگر قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار کے لیے اسی طرح کی رقوم کا مجموعہ تھا۔ جو اس اپیل میں تنازعہ کا موضوع ہیں۔ انکم ٹیکس افسر اور اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر دونوں نے شیڈول II کے رول 2 (1) کے تحت بینک کے سرمائے کا تعین کرنے میں ان رقوم کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ وہ بینک کے ذخائر کا حصہ نہیں ہیں۔

اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹربیونل میں اپیل کی جسے اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ "غیر منقسم منافع" کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ "منافع اور نقصان کے کھاتے کے توازن" سے زیادہ اور یہ کہ کوئی فرق صرف اس وجہ سے نہیں کیا جا سکتا کہ ریاستہائے متحدہ میں استعمال ہونے والے نام میں، رقم کو "غیر منقسم منافع" کے طور پر دکھایا گیا تھا نہ کہ منافع اور نقصان کے کھاتے کے توازن کے طور پر۔ اپیل کنندہ کے کہنے پر قانون کا درج ذیل سوال ہائی کورٹ کو بھیجا گیا:

چاہے حقائق پر اور کیس کے حالات میں غیر منافع ڈالر 29,534,614.21 جو کہ 31 دسمبر 1946 تک شرائط کے مختصر بیانات میں دکھائے گئے ڈالر کے 'غیر منقسم منافع' کے معاملے کے حقائق اور حالات میں، اسے ذخائر کے طور پر مانا جا سکتا ہے اور سرمائے میں شامل کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ شیڈول II کے قاعدہ 2 (1) کے مطابق کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ میں قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت 25-12-1916 سے 24-12-1947 کے لیے ضروری ہے؟

اپنے حکم میں ٹربیونل نے کہا کہ ریاستہائے متحدہ میں ٹریجری رولز نے کیپٹل اکاؤنٹ کو چار مختلف سروں، کیپٹل، ریزرو، سرپلس اور غیر منقسم منافع میں تقسیم کیا ہے۔ ذخائر واقعی واجبات کے لیے ذخائر ہیں

جن میں منافع کے ذخائر بھی شامل ہیں۔ ہندوستان میں بیلنس شیٹ کے ذریعے دکھائے گئے عام ذخائر سرپلس کے مساوی ہیں۔ غیر منقسم منافع منافع اور نقصان کے کھاتے کے توازن کے برابر ہے۔" ہائی کورٹ میں پیش کیے گئے مقدمے کے بیان میں، اپیلٹ ٹریبونل نے کہا کہ یہ سوال کہ آیا غیر منقسم منافع کا مطلب توازن کے برابر ہے۔ منافع اور نقصان کے کھاتے کا حساب حقیقت کا سوال تھا اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اسے کیا نام دیا گیا تھا۔

ہائی کورٹ نے حصص یافتگان کو ڈائریکٹرز کی رپورٹ کا حوالہ دینے کے بعد کہا کہ ڈالر 29,534,614.21 کا غیر منقسم منافع "ذخائر" نہیں ہے کیونکہ اس کے حوالے سے کوئی ہدایت نہیں دی گئی تھی، اسے کبھی بھی کسی ذخائر میں منتقل نہیں کیا گیا تھا اور کبھی بھی کسی خاص مقصد کے لیے مختص نہیں کیا گیا تھا اور بینک کے ڈائریکٹرز کی طرف سے مرضی کا واحد عمل 10 ملین ڈالر کو سرپلس میں منتقل کرنا تھا۔ اپنے فیصلے میں ہائی کورٹ نے کہا:

"یہ سچ ہے کہ یہ بڑی رقوم (غیر منقسم منافع کی) بینک کے پاس رہتی ہیں، جو بینک ان کا استعمال کرتا ہے، وہ کاروبار ان فنڈز کی مدد سے کیا جاتا ہے اور یہ کہ وہ بینک کا اتنا ہی سرمایہ ہیں جتنا کہ اصطلاح کے سخت معنوں میں سرمایہ۔

تاہم ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ وہ سنچری اسپننگ اینڈ مینوفیکچرنگ کو۔ لمیٹڈ بمقابلہ سی۔ آئی۔ ٹی، بمبئی ((1954) ایس سی آر 203) میں سپریم کورٹ کی طرف سے مقرر کردہ امتحان کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ چونکہ رقم کسی ریزرو میں منتقل نہیں کی گئی تھی اور ڈائریکٹرز کی طرف سے کوئی رضا کارانہ عمل نہ ہونے کی وجہ سے اسے ریزرو نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔ اس نظریے کی درستگی کو ہمارے سامنے چیلنج کیا گیا ہے۔

ڈائریکٹرز کی 14 جنوری 1947 کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ڈائریکٹرز کی طرف سے مختص کردہ 10 ملین ڈالر کے نتیجے میں سرپلس میں اضافہ ہوا، جو کہ غیر منقسم منافع اور غیر منقسم منافع سے لیا گیا تھا، جو بڑھ کر 29,534 ڈالر ہو گیا، جو کہ سال 1946 میں 240,376 ڈالر کا اضافہ تھا اور اس وجہ سے کمپنی کے کیپٹل فنڈز جس میں کیپٹل، سرپلس اور غیر منقسم منافع شامل تھے، ٹرسٹ کمپنی سے اسی طرح کی اشیاء کے ساتھ کافی بڑھ گئے تھے جو 1945 کے آخر میں فی حصص اضافے یعنی 44.60 فی حصص سے ظاہر ہوتا ہے، جو کہ 1946 کے آخر میں 46.39 فی حصص تھا، اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ڈائریکٹرز کے ایک ایکٹ کا

نتیجہ تھا کہ

یہ دعوی کیا گیا کہ کسی بھی رقم کو 'ریزرو' کے طور پر نہیں مانا جا سکتا جب تک کہ ڈائریکٹرز اسے اس طرح مختص کرنے کی سفارش نہ کریں اور اسے شیئر ہولڈرز نے اپنا لیا ہو۔ لیکن یہ دلیل اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ ثبوت کو نظر انداز کرتی ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ٹریژری رولز کے تحت جس میں " نیشنل بینکنگ ایسوسی ایشنز کی طرف سے شرائط کی رپورٹوں کی تیاری کے لیے ہدایات" شامل ہیں، کچھ رقوم خاص طور پر ریاستہائے متحدہ کے نظر ثانی شدہ قانون (عنوان 12، یو ایس سی 161) کے دفعہ 5211 کے تحت مختص کی جاتی تھیں۔ آئٹم 25 سے 28، ان ہدایات کے مطابق، کیپٹل اکاؤنٹ سے نمٹتے ہیں۔ آئٹم 26 'سرپلس' سے متعلق ہے اور آئٹم 27 'غیر منقسم منافع' سے متعلق ہے اور آئٹم 28 ریزرو (اور ترجیحی اسٹاک کے لیے ریٹائرمنٹ اکاؤنٹ) سے متعلق ہے۔ آئٹم 28 کے تحت درج ذیل ذخائر آتے ہیں:

(ا) "میں مشترکہ اسٹاک میں قابل ادائیگی منافع کے لیے ریزرو کرتا ہوں۔

(ب) "دیگر غیر اعلانیہ منافع کے لیے ذخائر"۔

(ج) "میں ترجیحی اسٹاک کے لیے ریٹائرمنٹ اکاؤنٹ رکھتا ہوں۔

(د) "ہنگامی حالات وغیرہ کے لیے ذخائر"۔

آئٹم 29 اس طرح تھا:-

''کل سرمایہ کھاتے"۔ یہ آئٹم 25 سے 28 آئٹمز کا مجموعہ ہے، بشمول۔

اس کے ساتھ اپیل کنندہ نے ڈپٹی کنٹرولر آف کرنسی، واشنگٹن کے خط کی ایک کاپی رکھی ہے جس کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:-

آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے آپ کا موقف کرنسی کے کنٹرولر کے دفتر کے مطابق ہے۔ ریاستہائے متحدہ میں، 'غیر منقسم منافع' جیسا کہ بینک کے اکاؤنٹنگ میں ظاہر ہوتا ہے دراصل اس کے سرمائے کے فنڈز کے ایک حصے کی نمائندگی کرتا ہے۔ ریاستہائے متحدہ میں دیگر تمام بینک نگران ایجنسیاں بینک کے 'غیر منقسم منافع' کو اس کے سرمائے کے فنڈز کا ایک حصہ سمجھتی ہیں۔ ریاستہائے متحدہ میں تجارتی بینک میں سرمائے کی مناسبیت کا تعین کرنے کے مقصد کے لیے کسی بھی حساب میں، نگران حکام سرمایہ کے ڈھانچے کے ایک لازمی حصے کے طور پر 'غیر منقسم منافع کو شامل کرتے ہیں کیونکہ دوسری صورت میں درست حساب لگانا ممکن نہیں ہوتا۔ جب بینکوں میں نقصانات ہوتے ہیں، تو بہت سے بینکوں میں یہ معمول کی بات ہے کہ ان سے 'غیر منقسم منافع' کے کھاتے کے خلاف معاوضہ لیا جاتا ہے جو کہ کسی بھی وجہ سے نامناسب

ہوگا اگر کھاتے کو 'غیر منقسم منافع' سمجھا جائے۔ ریاستہائے متحدہ میں تجارتی بینکوں میں، کسی بھی ایسے کھاتے کو برقرار رکھنے کا رواج نہیں ہے جسے خاص طور پر اسی معنی میں 'غیر منقسم منافع' سمجھا جا سکے جیسا کہ ہندوستان میں دیگر کارپوریشنوں میں اسی طرح کے کھاتوں پر لاگو ہوتا ہے۔ 'غیر منقسم منافع' کی اصطلاح محض ایک بینک اکاؤنٹنگ کے نام کی پیروی کرتی ہے جو ریاستہائے متحدہ میں بینک کے کاروبار میں مستقبل میں مسلسل استعمال کے لیے اخراجات اور ٹیکس، منافع اور ذخائر کی دفعات کے بعد الگ رکھے گئے منافع کو نامزد کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس معاملے کے سلسلے میں ہم چاہتے ہیں اور اس کا ایک صنعتی کارپوریشن کے کمائے گئے اضافی کھاتے سے قریبی تعلق ہے، اگر ایک جیسا نہیں ہے۔"

اپیل کنندہ کی طرف سے انحصار کردہ ریاستہائے متحدہ کے تین دیگر بینکوں کی بیلنس شیٹ سے پتہ چلتا ہے کہ کیپٹل فنڈ تین قسم کے فنڈز پر مشتمل ہے، یعنی کیپٹل، سرپلس اور غیر منقسم منافع۔ ریکارڈ پر رکھے گئے دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تین مختلف قسم کے فنڈز مل کر " کیپٹل فنڈ " بنتے ہیں۔ غیر منقسم منافع کے نام سے جانے والی شے کی تخلیق اور دیکھ بھال ٹریژری رولز کی ایک ضرورت ہے جو قانون کے تحت بنائے گئے ہیں اور اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بیلنس شیٹ میں غیر منقسم منافع کی رقم ڈائریکٹرز کی قرارداد کے نتیجے میں مختص نہیں کی گئی تھی، جسے حصص یافتگان نے قبول کیا تھا یا قانون کے تقاضوں کی وجہ سے۔ "غیر منقسم منافع" کو اسی انداز میں استعمال کیا جانا چاہیے جس طرح خط میں اشارہ کیا گیا ہے کہ کرنسی کا ڈپٹی کنٹرولر ہے۔ وہ بینک کے کاروبار میں مسلسل استعمال کے لیے اخراجات، ٹیکس کے منافع اور ذخائر کے لیے مقرر کیے جاتے ہیں اور کیپٹل فنڈز کا ایک حصہ اور کیپٹل ڈھانچے کا ایک لازمی حصہ ہوتے ہیں اور اس کے بغیر درست حساب لگانا ممکن نہیں ہوتا۔ اس فنڈ کے وجود کی وجہ جیسا کہ اس خط میں دکھایا گیا ہے کہ جب نقصانات ہوتے ہیں تو ان سے "غیر منقسم منافع" کے خلاف معاوضہ لیا جا سکتا ہے جس کا مطلب ہے بینک کے کاروبار میں مسلسل استعمال کے لیے خرچ اور ٹیکس وغیرہ کی فراہمی کے بعد الگ کیے گئے منافع۔ ہندوستان اور ریاستہائے متحدہ میں بینکنگ کمپنیوں کے اکاؤنٹنگ کے نظام میں فرق ہے؛ اس فرق کو سمجھنے میں ناکامی کی وجہ سے اپیلٹ ٹریبونل کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ بھی غلط نتیجے پر پہنچی ہے۔

ہندوستان میں کھاتے کے ایک سال کے اختتام پر غیر مختص منافع یا نقصان کو اگلے سال کے کھاتے میں آگے بڑھایا جاتا ہے اور اس طرح کی غیر مختص رقم ضم ہو جاتی ہے۔ یو ایس اے میں اکاؤنٹنگ کے نظام میں ہر سال کا کھاتہ خود موجود ہوتا ہے اور کچھ بھی آگے نہیں بڑھایا جاتا ہے۔ اگر اوپر مذکور متنوع سروں کو منافع

مختص کرنے کے بعد کوئی بیلنس باقی رہتا ہے، تو اسے "غیر منقسم منافع" میں جمع کیا جاتا ہے جو سرمایہ فنڈ کا حصہ بن جاتا ہے۔ اگر کسی بھی سال میں مختص رقم کے نتیجے میں کوئی نقصان ہوتا ہے تو پچھلے سالوں کے جمع شدہ غیر منقسم منافع پر خرچ کیا جاتا ہے اور اگر وہ فنڈ ختم ہو جاتا ہے تو بینکنگ کمپنی اضافی رقم پر خرچ کرتی ہے۔ اپنی نوعیت میں غیر منقسم منافع اکاؤنٹنگ کے مسلسل ادوار کے سال کے آخر میں ہاتھ میں موجود بقیہ رقم کا جمع ہونا ہے اور یہ رقوم موجودہ اکاؤنٹنگ پریکٹس اور ٹریژری ہدایات کے ذریعے ہوتی ہیں جنہیں بینکنگ کمپنی کے کیپٹل فنڈ کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔

" غیر منقسم منافع" کی نوعیت پر سپریم کورٹ آف امریکہ نے فیڈلٹی ٹائٹل اینڈ ٹرسٹ کو۔ بمقابلہ متحدہ ریاستہائے امریکہ میں غور کیا تھا۔ ریاستہائے متحدہ۔ اس صورت میں فیڈیلٹی کمپنی نے ہسپانوی وار ریونیو ایکٹ کے دفعہ 2 کے تحت اپنے پورے سرمائے اور غیر منقسم منافع پر عائد ٹیکس کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا۔ سپریم کورٹ میں کمپنی کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ بینکنگ کے کاروبار میں " کیپٹل"، "سرپلس" اور "غیر منقسم منافع" کی اصطلاحات کا قطعی اور قطعی معنی ہے اور یہ کہ غیر منقسم منافع سرپلس نہیں ہے اور اس لیے اس پر "سرپلس" کے طور پر ٹیکس نہیں لگایا جا سکتا۔ دوسری طرف حکومت نے دعوی کیا کہ غیر منقسم منافع سرمایہ یا سرپلس کے حصے کے طور پر قابل ٹیکس ہے۔

عدالت نے فیصلہ دیا کہ "غیر منقسم منافع" ملازم سرمائے کا حصہ ہونے کی وجہ سے قابل ٹیکس ہے۔ مسٹر جسٹس برینڈیس نے عدالت کی رائے دیتے ہوئے صفحہ 955 پر کہا:

"ایکٹ اعلان کرتا ہے کہ کیپٹل سرپلس کا تخمینہ لگانے میں شامل کیا جائے گا،" اور یہ کہ سالانہ ٹیکس کا حساب تمام معاملات میں پچھلے مالی سال کے کیپٹل اور سرپلس کی بنیاد پر کیا جائے گا"۔

چونکہ یہ بینکنگ میں سرمائے کا استعمال یا استعمال ہے، نہ کہ صرف بینکر کی طرف سے اس پر قبضہ، جو ٹیکس کی رقم کا تعین کرتا ہے، اس حقیقت کو کہ اس طرح استعمال شدہ یا استعمال شدہ سرمائے کا ایک حصہ غیر منقسم منافع قرار دیا جاتا ہے، اس کی کوئی قانونی اہمیت نہیں ہے۔

بزنس پرافٹ ٹیکس ایکٹ سے مراد، اس عدالت نے کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ سنچری اسپننگ اور مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ میں غور کیا تھا۔ یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ریزرو کے طور پر متنازعہ رقم کی حقیقی نوعیت اور کردار کا تعین معاملے کے مواد کے حوالے سے کیا جانا تھا۔ اس معاملے میں متنازعہ رقم فرسودگی اور ٹیکس کی کٹوتی کے بعد

منافع تھی جو رقم بیلنس شیٹ میں لے جایا گیا تھا اور بعد میں ڈائریکٹرز نے اسے بنیادی طور پر منافع اور بیلنس کے لیے مختص کرنے کی سفارش کی تھی جسے اگلے سال کے کھاتے میں آگے بڑھایا جائے۔اس طرح اس اہم تاریخ یعنی یکم اپریل 1946 کو، جس سے چارج ایبل اکاؤنٹنگ پیریڈ شروع ہوا تھا، متنازعہ رقم کو ریزرو قرار نہیں دیا گیا تھا؛ دوسری طرف ڈائریکٹرز نے اسے ڈیویڈنڈ کے طور پر تقسیم کرنے کے لیے مختص کیا تھا اور یہ تقسیم کے لیے دستیاب غیر منقسم منافع کے ایک بڑے حصے کے طور پر برقرار رہا۔صفحہ 209 پر جج غلام حسن نے کہا:-

اس بارے میں کہ ریزرو میں استعمال ہونے والا لفظ "ریزرو" ایک عام ریزرو یا ایک مخصوص ریزرو ہوسکتا ہے، لیکن یہ ظاہر کرنے کے لیے ایک واضح اشارہ ہونا چاہیے کہ آیا یہ ایک یا دوسری قسم کا ریزرو تھا۔ یہ حقیقت کہ اس نے یکم جنوری 1946 کو غیر منقسم منافع کا ایک بڑا حصہ تشکیل دیا تھا، خود بخود اسے ایک ریزرو ریزرو نہیں بنا سکتا، اس معنی میں جس میں اسے قاعدہ 2 میں استعمال کیا گیا ہے، اس کا مطلب صرف کمپنی کی طرف سے کمائے گئے منافع سے ہوسکتا ہے اور حصص یافتگان کو منافع کے طور پر تقسیم نہیں کیا جا سکتا بلکہ ڈائریکٹرز کی طرف سے کسی بھی مقصد کے لیے واپس رکھا جاتا ہے جس کے لیے اسے مستقبل میں رکھا جا سکتا ہے۔

اس ٹیسٹ کو متنازعہ رقم پر لاگو کرتے ہوئے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ رقم قواعد کے معنی میں "ریزرو" نہیں ہے۔ جیسا کہ ریاستہائے متحدہ کے نظر ثانی شدہ قانون کی دفعہ 5211 کے تحت دی گئی ہدایات اور اوپر مذکور ڈپٹی کنٹرولر کے خط سے ظاہر ہوتا ہے، اپیل کنندہ بینک کو "غیر منقسم منافع" کے عنوان کے تحت ایک مخصوص رقم رکھنے کی ضرورت تھی اور یہ سرمائے کے ڈھانچے کا ایک لازمی حصہ ہے۔ان حالات میں "غیر منقسم منافع" کی رقم کو سرمایہ فنڈ کا حصہ نہ سمجھنا غلط ہوگا۔

اس لیے ہماری رائے میں "غیر منقسم منافع" کے طور پر نامزد رقم ذخائر کا ایک حصہ ہے اور اسے قانون کے شیڈول II کے اصول 2(1) کے تحت سرمائے اور ذخائر کا حساب لگاتے وقت مدنظر رکھنا چاہیے۔ ٹریبونل کی طرف سے جس سوال کا حوالہ دیا گیا تھا اس کا فیصلہ مثبت اور اپیل کنندہ کے حق میں ہونا چاہیے تھا اور اس رقم

تشخیصی اکاؤنٹنگ سال کے لیے رول 2 (1) میں شامل کیا جانا چاہیے تھا میں جیسا کہ اجازت دی گئی ہے۔ نتیجے میں اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ اپیل کنندہ کے اخراجات اس عدالت اور ہائی کورٹ میں ہوں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.04.02 12:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document